بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا اولیاء کے جسم قبروں میں سلامت ہوتے ہیں؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا انبیائے کرام علیھم الصلوۃ والسلام کی طرح اولیائے کرام رحمھم اللہ تعالیٰ کے اجسام بھی قبروں میں سلامت رہتے ہیں؟ سائل : محمد ذیشان (اوکاڑہ)

جواب

جی ہاں! قرآن و حدیث، محدثینِ کرام کے اقوال اور مشاہدات سے یہ بات ثابت ہے کہ جس طرح اللہ تبارک و تعالیٰ انبیاء کرام علیھم الصلوۃ والسلام کے اجسام ان کی قبور میں سلامت رکھتا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اولیاء کرام کے اجسام بھی ان کی قبور میں سلامت رکھتا ہے، حتیٰ کہ ان کے کفن تک کو قبر کی مٹی نہیں کھاتی، یہ نیک ہستیاں اپنی قبور میں زندہ ہوتی ہیں، اور اپنے چاہنے والوں کو اپنی قبور میں رہ کر بھی جانتے اور پہچانتے ہیں، زائرین کا سلام سنتے اور جواب عنایت فرماتے ہیں۔ ان کا دنیا سے رخصت ہوجانا، ایسا ہی ہے جیسے ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہونا ہے، اسی لئے قرآن و حدیث میں جہاں بھی مرنے کے بعد اجسام کے مٹی ہونے یا گلنے سڑنے کا ذکر آتا ہے تو مفسرین و محدثین کرام ان آیات کریمہ و احادیث طیبہ سے انبیاء کرام، اولیاء کرام اور شہدائے کرام کا استثناء فرما دیتے ہیں۔

<u>**قبور میں اولیاء کرام کے اجسام سلامت رہنے کا قرآنِ پاک سے اشارۃ النص کے طور پر ثبوت :**</u>

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں شہدائے کرام کے متعلق ارشاد فرمایا کہ وہ زندہ ہیں، اس آیت کے تحت مفسرین و محدثین کرام نے بیان فرمایا کہ شہداء کے اجسام ان کی قبور میں سلامت ہوتے ہیں، اور اولیاء اللہ شہداء سے افضل ہوتے ہیں، لہٰذا قبر میں ان کا جسم بھی سلامت رہتا ہے۔

شہداء کرام کے قبروں میں زندہ ہونے کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے :

﴿وَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ﴾

ترجمہ کنزالایمان : اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے، ہر گز انہیں مردہ نہ خیال کرنا، بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، روزی پاتے ہیں۔ (القرآن الکریم، پارہ 4، سورۃ آل عمران، آیت 169)

مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر خازن میں ہے :

"إن الشهيد لا يبلى في قبره ولا تأكله الأرض كغيره"

ترجمہ: شہید کا جسم قبر میں نہ گلتا ہے، نہ ہی اسے دوسرے مُردوں کی طرح زمین کھاتی ہے۔ (تفسیر خازن، جلد 1، صفحہ 319، دار الکتب العلمیہ بیروت)

اسی آیت کو نقل فرما کر علامہ علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ مرقاۃ المفاتیح میں لکھتے ہیں:

"وقد قال تعالیٰ في حق الشهداء: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾ والعلماء العاملون المعبر عنهم بالأولياء مدادهم أفضل من دماء الشهداء"

ترجمہ: تحقیق اللہ تعالیٰ نے شہداء کے حق میں فرمایا (اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے، ہرگز نہیں مردہ نہ خیال کرنا الخ) اور علماء عاملین کی تعبیر اولیاء سے کی گئی ہے اور علمائے عاملین کے قلم کی سیاہی شہید کے خون سے افضل ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد 08، صفحہ 3354، دار الفکر)

مفتی محمد احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات: 1391ھ/1971ء) لکھتے ہیں": قبر میں ہمارے گوشت گل سڑ کر کیڑے بنے گا، جو اولاً ہمارے اعضاء کھائیں گے، پھر کیڑے ایک دوسرے کو کھالیں گے، **ان حالات سے حضرات انبیاء، شہداء، اولیاء، علماء عاملین علیحدہ ہیں، کیونکہ علماء کی روشنائی شہداء کے خون سے افضل ہے۔ جب شہید کا خون پاک ہے تو علماء کی روشنائی کا کیا پوچھنا؟ اس روشنائی سے دین قائم ہے، اس لیے یہ حضرات ان احکام سے علیحدہ ہیں۔**" (مراۃ المناجیح، جلد 07، صفحہ 118، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات)

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ لکھتے ہیں": حیاتِ شہداء قرآن عظیم سے ثابت ہے اور شہداء سے علماء افضل، حدیث میں ہے "**روز قیامت شہداء کا خون اور علماء کی دوات کی سیاہی تولے جائیں گے، علماء کی دوات کی سیاہی شہداء کے خون پر غالب آئے گی۔**" اور علماء سے اولیاء افضل ہیں، تو جب شہداء زندہ ہیں اور فرمایا کہ انہیں مردہ نہ کہو، **تو اولیاء کہ بدرجہا ان سے افضل ہیں، ضرور ان سے بہتر حی ابدی ہیں۔**" (فتاوی رضویہ، جلد 29، صفحہ 105، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

قبور میں اولیاء کرام کے اجسام سلامت رہنے کا حدیثِ پاک سے ثبوت:

حدیثِ پاک میں ہے کہ جس بدن نے گناہ نہیں کیے ہونگے، اللہ تعالیٰ اس کے بدن کو زمین کی مٹی سے سلامت رکھے گا، چونکہ اولیاء اللہ بھی گناہوں سے محفوظ ہوتے ہیں، اس لئے اللہ تعالیٰ ان کے اجسام کو بھی قبر میں سلامت رکھتا ہے۔ نیز احادیثِ طیبہ سے یہ بات ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام کے اجسام طیبہ کو کھانا حرام قرار دیا ہے، اس حدیث کے تحت محدثین کرام نے بیان فرمایا کہ جو انبیاء کے معنیٰ میں ہوں یعنی اطاعتِ الٰہی، اجتنابِ معاصی اور قربِ الٰہی کی مساعی میں ان کے نقشِ قدم پر چل کر زندگی گزاریں، اللہ تعالیٰ ان کے بدن کو بھی سلامت رکھتا ہے، اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اولیاء اللہ اپنی زندگیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقشِ قدم پر چل کر ہی گزارتے ہیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ ان کے اجسام کو بعدِ وصال سلامت رکھتا ہے۔ جیسا کہ کثیر مشاہدات سے یہ بات ثابت ہے۔

اولیاء اللہ کے اجسام ثابت ہونے کے متعلق صحیح بخاری میں ہے:

"عن هشام بن عروة، عن ابيه لما سقط عليهم الحائط في زمان الوليد بن عبد الملك، أخذوا في بنائه، فبدت لهم قدم، ففزعوا وظنوا أنها قدم النبي صلى الله عليه وآله وسلم فما وجدوا أحدا يعلم ذلك، حتى قال لهم عروة، لا والله! ما هي قدم النبي صلى الله عليه وآله وسلم ما هي إلا قدم عمر رضي الله عنه"

ترجمہ: حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ولید بن عبد الملک کے عہد حکومت میں (جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجرہ مبارک کی) دیوار گری اور لوگ اسے بنانے لگے، تو وہاں ایک قدم ظاہر ہوا، لوگ یہ سمجھ کر گھبرا گئے کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قدم مبارک ہے، کوئی شخص ایسا نہیں تھا، جو قدم کو پہچان سکتا، آخر کار حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نہیں! **اللہ گواہ ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قدم مبارک نہیں بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قدم ہے۔** (صحیح بخاری، جلد02، صفحہ 106، حدیث: 1390، دار طوق النجاۃ)

کنز العمال، جامع الاحادیث اور جمع الجوامع میں ہے:

والنظم للاول "عن قتادة رضی الله عنه قال: بلغني أن الأرض لا تسلط على جسد الذي لم يعمل خطيئة"

ترجمہ: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جس جسم نے گناہ نہ کیے ہوں، زمین اس پر مسلط نہیں کی جائے گی۔ (کنز العمال، جلد12، صفحہ 481، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

علامہ علی قاری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات: 1014ھ/1605ء) لکھتے ہیں:

"فإن الله تعالى حرم على الأرض أن تأكل من أجساد الأنبيا، وكذا من في معناهم من الشهداء والأولياء، بل قيل: ومنهم المؤذنون المحتسبون فإنهم من قبورهم أحياء"

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام کو حرام فرما دیا ہے اور ایسے ہی جو لوگ انبیاء کرام علیہم السلام کے معنیٰ میں ہیں، شہداء اور اولیاء کرام میں سے (اللہ پاک نے ان کے اجسام کو بھی زمین پر حرام فرما دیا ہے)، بلکہ کہا گیا ہے کہ انہی میں سے ثواب کی نیت سے اذان دینے والے مؤذن بھی ہیں، بیشک یہ سب اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد08، صفحہ 3505، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

قرآن وحدیث میں جہاں مرنے کے بعد اجسام کے گلنے سڑنے کا ذکر موجود ہے، ان آیات واحادیث سے انبیاء کرام، اولیاء کرام اور شہدائے کرام وغیرہم مقربین بارگاہ الٰہی ہستیاں مستثنیٰ ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿ءَاِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ (3) قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَ عِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ﴾

ترجمہ کنز العرفان: کیا جب ہم مرجائیں اور مٹی ہو جائیں گے (تو اس کے بعد پھر زندہ کئے جائیں گے) یہ پلٹنا دور ہے۔ ہم جانتے ہیں، جو کچھ زمین ان سے گھٹاتی ہے اور ہمارے پاس ایک یاد رکھنے والی کتاب ہے۔ (القرآن الکریم، پارہ 26، سورۃ ق، آیت: 3،4)

تفسیر روح البیان میں ہے :
”ان أجساد الأنبياء والأولياء والشهداء لا تبلى ولا تتغير لما ان الله تعالى قد تقى أبدانهم من العفونة الموجبة للتفسخ“

ترجمہ : بیشک انبیاء کرام، اولیاء کرام اور شہداء کے اجسام نہ گلتے ہیں، اور نہ ہی ان میں کوئی تبدیلی آتی ہے، کیونکہ اللہ تعالی نے ان کے اجسام کو اس تعفن اور بدبو سے پاک فرما دیا ہے، جو عام طور پر گلنے سڑنے کا سبب بنتی ہے۔ (تفسیر روح البیان، جلد 03، صفحہ 439، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے ” : **<u>انبیاء، شہداء اور اولیاء اپنے اَجسام اور کفنوں کے ساتھ زندہ ہیں</u>** : یاد رہے کہ بعض عام مؤمنین اور دیگرا انتقال کرجانے والوں کے اَجسام قبر میں اگرچہ سلامت نہیں رہتے، البتہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، شہداء اور اولیاءِ عظام رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ کے مبارک جسم قبروں میں سلامت رہتے ہیں۔ “(تفسیر صراط الجنان، جلد 09، صفحہ 457، مکتبۃ المدینہ)

صحیح بخاری کی حدیثِ پاک میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

”ليس من الإنسان شيء إلا يبلى، إلا عظما واحدا وهو عجب الذنب، ومنه يركب الخلق يوم القيامة“

ترجمہ : انسان کا ہر جز بوسیدہ ہو جائے گا، مگر ایک ہڈی اور وہ عجب الذنب ہے، اور اسی سے ہی انسان کا جسم دوبارہ بنایا جائے گا۔ (صحیح بخاری، جلد 06، صفحہ 169، مطبوعہ دار طوق النجاہ بیروت)

اس حدیثِ پاک سے انبیاء کرام، اولیاء کرام اور شہداء کرام وغیرہم (جن کا احادیثِ طیبہ میں ذکر موجود ہے) مستثنیٰ ہیں، اسی طرح کی حدیثِ پاک کی شرح میں شرح الزرقانی میں ہے :
”قال ابن عبد البر: هذا عموم يراد به الخصوص لما روي في أجساد الأنبياء والشهداء أن الأرض لا تأكلهم---وزاد غيره: الصديقين والعلماء العاملين، والمؤذن المحتسب---“

ترجمہ : امام ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ عموم ہے اور اس سے خصوص مراد لیا جائے گا، کیونکہ انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام اور شہداء کے متعلق روایت کیا گیا ہے کہ بیشک زمین ان کے اجسام کو نہیں کھائے گی۔ ۔ ۔ امام ابن عبد البر کے علاوہ نے اس میں مزید افراد کا اضافہ کیا ہے، صدیقین، علماء عاملین (یعنی اولیاء کرام) اور ثواب کی نیت سے اذان دینے والا (وغیرہم)۔ (شرح الزرقانی علی المؤطا، جلد 2، صفحہ 122، مطبوعہ مکتبۃ الثقافۃ القاھرہ)

مذکورہ بالا حدیثِ پاک کے تحت مرقاۃ المفاتیح میں ہے :

”واستثنى الأنبياء والشهداء والأولياء والعلماء من ذلك“

ترجمہ : انبیاء کرام علیہم السلام، اولیاء کرام اور علمائے عاملین (اولیاء اللہ) اس سے مستثنیٰ ہیں۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد 08، صفحہ 3354، دار الفکر بیروت)

اولیاء کرام وصالِ ظاہری کے بعد صرف ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف منتقل ہوتے ہیں۔

چنانچہ علامہ علی قاری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات : 1014ھ) لکھتے ہیں :

"اولیاء اللہ لا یموتون ولکن ینتقلون من دار الی دار آخر"

ترجمہ : اللہ کے ولی مرتے نہیں، وہ ایک گھر سے دوسرے گھر منتقل ہوتے ہیں۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد 04، صفحہ 1541، دار الفکر بیروت)

شیخ محقق، علامہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں "اولیاء خدائے تعالیٰ نقل کردہ شدند ازیں دار فانی بدار بقا و زندہ اند نزد پرودگار خود، و مرزوق اند و خوشحال اند، و مردم راازاں شعور نیست" ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے اولیاء اس دار فانی سے دار بقا کی طرف کوچ کر گئے ہیں اور اپنے پروردگار کے پاس زندہ ہیں، انہیں رزق دیا جاتا ہے، وہ خوش حال ہیں، اور لوگوں کو اس کا شعور نہیں۔ (اشعۃ اللمعات، کتاب الجھاد، باب حکم الاسراء، جلد 03، صفحہ 402، مطبوعہ لکھنؤ)

قبور میں اولیاء کرام کے اجسام سلامت رہنے کا مشاہدات کثیرہ سے ثبوت :

چنانچہ عظیم محدث، علامہ جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ شرح الصدور میں لکھتے ہیں کہ علامہ قشیری رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیدنا ابو سعید خراز رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں مکہ معظمہ میں تھا، بابِ بنی شیبہ پر ایک نوجوان مُردہ پڑا پایا، جب میں نے اس کی طرف نظر کی، تو اس نے کہا :

"یا أبا سعید! أما علمت أن الأحباء أحیاء وإن ماتوا وإنما ینقلون من دار إلی دار"

تو مجھے دیکھ کر مسکرایا اور کہا : اے ابو سعید! کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے زندہ ہیں، اگرچہ مرجائیں، وہ تو یہی ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہوجاتے ہیں۔

عاشقِ دُرود، صاحب دلائل الخیرات، حضرت سیدنا محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ کی **قبر انور بھی 77 سال بعد شق ہوئی)** فوجدوہ کھیئتہ یوم دفن ولم تعد علیہ الارض ولم یغیر طول الزمان من احوالہ شیئا (، تو لوگوں نے ان کو اسی حالت پر پایا، جس طرح وہ دفن کرنے والے دن تھے، **زمین نے ان پر کوئی اثر نہیں کیا تھا اور نہ ہی زمانہ کے گزر جانے نے ان کی حالت کو تبدیل کیا۔** (جامع کرامات اولیاء، جلد 01، صفحہ 276، مطبوعہ مرکز اہلسنت برکات رضا، ہند)

اس متعلق مزید مشاہدات کے واقعات پڑھنے کے لئے علامہ جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی مایہ ناز تصنیف "شرح الصدور" اور امام ابن ابی الدنیا کی مایہ ناز تصنیف "من عاش بعد الموت" کا مطالعہ فرمائیں۔

خلاصہ کلام :

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں : "اہلسنّت کے نزدیک انبیاء وشہداء عَلَیْہِمُ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاء اپنے اَبدانِ شریفہ سے زندہ ہیں، بلکہ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ابدانِ لطیفہ زمین پر حرام کیے گئے ہیں کہ وہ ان کو کھائے، **اسی طرح شہداء**

واولیاء عَلَیْہِمُ الرَّحْمَۃ وَالثَّنَاء کے اَبدان وکفن بھی قبور میں صحیح وسلامت رہتے ہیں، وہ حضرات روزی ورزق دیئے جاتے ہیں۔ (فتاوٰی رضویہ، جلد09، صفحہ 431، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: OKR-0188

تاریخ اجراء: 06رجب المرجب1447ھ/27دسمبر2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net